سلسلہ خطبات جمعہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

حقیقی محبت کے کرشمے

اللہ تعالیٰ کا اعلانِ محبت:

الغرض کسی سے محبت کرنے کے جتنے اسباب و وجوہات ہیں وہ بکمال وتمام اللہ میں نہ صرف موجود بلکہ انسانوں میں بعض صفات مثلاً علم وحسن، قوۃ وفہم وغیرہ کے جو صفات رب العزت نے عطا فرمائے ہیں یہ بھی اسی ذاتِ باری تعالیٰ کے صفات وکمالات کا ادنیٰ ظہور ہے اور پھر مالک وخالق کی انسان کے ساتھ جو محبت ہے اس کے بیان کے لئے امام غزالیؒ کی نقل کردہ ایک حدیث قدسی ہی کافی ہے : یا ابن آدم انی لک محب فبحقی علیک کن لی محباً۔ ترجمہ:''اے بنی آدم مجھے تجھ سے محبت ہے تم کو میرے حق (یعنی میرے احسانات) کا واسطہ ہے کہ تو مجھ سے محبت کر''

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے سالہا سال گناہوں کے دلدل میں پھنسنے کے بعد صدقِ دل سے توبہ تائب ہونے سے حق تعالیٰ اسے رحمت ومغفرت سے نواز دیتے ہیں جو کہ اللہ کی انسان کے ساتھ بے پناہ محبت ہی کا نتیجہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین۔ (سورۃ البقرہ) ترجمہ۔''اللہ تعالیٰ توبہ کرنے اور پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے: قل یٰعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمعیاً انہ ھو الغفور الرحیم۔ (سورۃ الزمر)

ترجمہ: ''اے پیغمبر کہہ دو میری طرف سے کہ اے میرے بندو تم میں سے جنہوں نے اپنے نفوس پر (گناہ کرکے) زیادتی کی تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے بیشک وہ بڑی بخشش والا اور رحمت والا ہے۔''

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر (رواہ الترمذی)

ترجمہ:''عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا بیشک اللہ بندے کے توبہ کو قبول کرتا ہے جب تک غرغرہ یعنی (آثار موت) شروع نہ ہو''

حضرت سلمان سے روایت ہے: "عن سلمان قال قال رسول الله ﷺ ان ربکم حیّ کریم یستحیی من عبده اذا رفع یدیه الیه ان یردهما صفرا۔ (رواۃ ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: سلمان نے حضور سے نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تمہارا رب بہت زیادہ شرم والا ہے سخی ہے اپنے بندے سے اسے شرم آتی ہے اور جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اس کی طرف (مغفرت یا طلب حاجت کے لئے) اٹھائے اور وہ اسے خالی واپس کر دے۔"

مسند امام احمد کی روایت میں رحمۃ للعالمینؐ سے مروی ہے کہ اس ذاتِ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم خطائیں کرتے کرتے تمام آسمان و زمین کو بھر دو اور پھر اللہ سے معافی مانگو تو یقیناً وہ تم کو بخش دے گا۔

یحبهم و یحبونه:

کیا دنیا میں ایسے عظیم محسن و مہربان کی مثال ہے؟ بالکل نہیں کہ منعم و مشفق کی بار بار مخالفت پر بھی وہ درگزر اور محبت کا مسلسل مظاہرہ فرماتا رہے۔ قرآنی آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ عظیم ذات صرف احکم الحاکمین ہی کی نہیں ہے کہ بار بار نافرمانی پر بھی صدقِ دل سے توبہ کرنے والے کو معاف فرما دیتے ہیں یہ اپنے بندوں کے ساتھ بے پناہ محبت کی واضح دلیل ہے۔ اور دنیا کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب ایک طرف سے محبت کا اظہار ہوتا ہے دوسری جانب سے خود بخود محبت ہو جاتی ہے۔ تو انسان کے لئے اللہ سے محبت ایمان کے دعوی کے لئے لازمی ہے۔ جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ ارشاد باری ہے یحبهم و یحبونه ترجمہ: جس سے اللہ کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی۔

جس محبت میں اطاعت نہ ہو:

جب اللہ سے محبت ہوگی تو اس کے احکامات کی اطاعت و تابعداری بھی ضروری ہے۔ دنیا کے مجازی عاشق، عشق میں مبتلا ہونے کے بعد محبوب کے ہر حکم کی بجا آوری اپنے لئے باعث عزو افتخار سمجھتا ہے۔ محبت کا دعویٰ کرنے والا اگر محبوب کی کسی خواہش اور حکم ماننے سے انکار کرے تو یہ معاشرہ اسے دعویٰ عشق میں جھوٹا سمجھتا ہے تو اس حقیقی مالک و خالق اور تمام احسانات و اکرامات کا منبع و سرچشمہ رب العالمین کے ساتھ محبت کا اقرار ہو اور اس کے فرمودات کی مخالفت ہو یہ قطعاً ایمان کی نشانی نہیں۔ وہ محبت جس میں اطاعت نہ ہو وہ دشمنی تو ہو سکتی ہے اسے محبت کہنا محبت کی توہین ہے۔ جس مسلمان کا دل اللہ اور اس کی محبت سے سرشار، معمور و منور ہو عبادت و اطاعت خود اس کی عادتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔ صحابہ کرام اسی محبت کی بدولت رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا مصداق بن گئے۔

خدا اور رسولؐ کی محبت: حضرت انسؓ سے مروی ہے:

ان رجلا قال یارسول الله متی الساعة قال ویلک ما اعددت لها قال

ما اعددت لها الا انی احب الله ورسوله قال أنت مع اجبت قال انس فمار أيت المسلمين فرحوا بشئي بعد الاسلام (رواہ بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ نقل کر رہے ہیں کہ ایک آدمی نے حضورؐ کے پاس آ کر پوچھا' قیامت کب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہو تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس شخص نے (بطور عجز وانکساری) کہا میں نے کوئی تیاری نہیں کی بجز اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا تم دارین میں اسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو' حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مسلمان حضورؐ کے اس فرمان سے اتنے خوش ہوئے کہ اسلام کی نعمت کے بعد ان کو کسی اور چیز سے اتنی زیادہ خوشی حاصل نہ ہوئی تھی۔

اللہ کے محبوب بندے: اس حدیث مبارکہ سے آپ اندازہ لگائیں کہ صحابہ کرام جن کے دل ودماغ اللہ اور اس کے حبیب صلعم کی محبت سے معمور تھے اسی محبت کو سعادتِ دنیوی واخروی کا اہم ذریعہ جان کر کتنے خوش ہوئے۔ اور اس محبت کے جو تقاضے ہیں ان کو اس انداز میں وظیفہ حیات بنایا کہ وہ "الصحابته كلهم عدول" کا حقیقی مصداق بن گئے۔ پھر جس نے اللہ کو محبوب بنا کر خود بھی اللہ کا محبوب بن گیا اس کی محبوبیت اور مقبولیت پورے آسمانوں' زمینوں میں پھیل جاتی ہے۔ اسے لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت اور عظمت پیدا کرنے کے لئے مصنوعی سہاروں اور خیالات کی ضرورت نہیں پڑتی۔ رب العزت کے حضور اگر کسی کی محبت موجود ہے اس کی بنیاد اتنی قوی اور مستحکم ہے کہ اسے کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہزاروں سینکڑوں سال پہلے گزری ہوئی ہستیاں جو اللہ سے محبت کرتے کرتے خود اللہ کے محبوب بن گئے۔ ان کی مقبولیت کو خدا تعالیٰ نے اس انداز سے پھیلایا کہ مدت دراز کے بعد بھی ان لوگوں کا نام سنتے ہی زبان سے رضی اللہ عنہم' رحمۃ اللہ علیہم جیسے محبوب الفاظ صادر ہو جاتے ہیں۔

محبت کی دو علامتیں: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنے خاص اور حکیمانہ انداز میں اللہ کے ساتھ کامل محبت کے دعویٰ میں سچے ہونے کے دو علامات ذکر فرماتے ہیں۔ پہلی یہ کہ جب اللہ سے محبت ہوگی تو ہر وقت اس کی یاد بھی ہوگی۔ لیکن یہ ملحوظ خاطر رہے کہ یاد صرف زبانی نہ ہو بلکہ زبانی یاد کے ساتھ دل میں بھی اس کی یاد رچی بسی ہو اس بے ثبات اور ناپائیدار دنیا کے کسی شئے سے محبت نہ ہونے کے بعد ہر وقت مطلوب ومحبوب کا نام زبان پر جاری اور دل میں راسخ ہوتا ہے تو مالک الملک جل جلالہ کے ساتھ محبت کا اثر دنیوی اشیا سے محبت کے اس اثر سے اگر زیادہ نہیں تو اس سے کم تو نہ ہو۔ دوم یہ کہ اللہ کی اطاعت اور اسکے احکامات کی تعمیل اپنے لئے بارِ گراں اور مشقت کا باعث نہ سمجھے اللہ کا ہر حکم اپنے لئے اخروی ودنیوی نجات وفلاح کا ذریعہ سمجھ کر خندہ پیشانی اور ذوق وشوق سے اس کی ادائیگی میں مگن رہے اور اس تعمیل حکم میں اسے قلبی اطمینان حاصل ہو۔

محبت کی راہ میں مشکلات پیش آئیں گی: اب محبت کی اس راہ میں مالی' جانی' خاندانی' معاشرتی لامتناہی رکاوٹوں

اور مشکلات کا پیش آنا بھی لازمی ہے مگر اللہ سے محبت کے دعویدار کو اپنے محبوب کے حکم کے راستے میں ہر دیوار کو گرا کر اپنا اگلا سفر جاری رکھنا ہوگا تب کہیں و الذین آمنوا اشد حبا للہ میں مومن کی جونشانی بیان کی گئی ہے اس کا مصداق بنے گا۔ کیونکہ محبت و عظمت الٰہی ایمان کے لئے ایسا لازمی جزو ہے جس کے بغیر ایمان کو ایمان اور کسی فرد کو مومن کہنا خود فریبی کے علاوہ کچھ نہیں۔ اور اس پر اجماع ہے کہ دل میں جب عظمت و محبت ہوگی تو اللہ کے احکامات پر عمل درآمد کا شوق و ذوق بھی پیدا ہوگا۔ پھر زندگی میں جس کام کے کرنے کا ارادہ ہوگا توجہ اس طرف خود بخود مبذول ہوگی کہ میرے اس عمل کے بارے میں میرے خالق و مالک کا کیا حکم ہے۔ اگر یہ عمل اللہ کے فرمان کے مطابق ہو تو اسے اس کو ادا کرنے میں نہ دقت و کوفت ہوگی اور نہ جھجک جب یہ کام اللہ کے احکامات سے معارض ہو تو اس کے ترک پر پریشانی و پشیمانی کے بجائے روحانی اطمینان و سکون حاصل ہوگا۔

<u>اللہ اور لوگوں کے ہاں محبوب و محبّ بننے کا نسخۂ اکسیر:</u> قربان جایئے حضور اکرم ﷺ سے کہ اللہ کے ہاں محبوب و محبّ بننے کا قیمتی نسخہ بھی تجویز فرمادیا: عن سهل بن سعد قال جاء رجل فقال يارسول الله ﷺ دلني على عمل اذا انا عملته احبني الله و احبني الناس قال ازهد في الدنيا يحبك الله و ازهد فيما عندك يحبك الناس (رواہ الترمذی)

ترجمہ: ”حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آقائے نامدار صلعم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ ایسا عمل بتادیجئے جب اس پر عمل کریں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگوں کا بھی محبوب بن جاؤں۔ آپ صلعم نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلو تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور لوگوں کے پاس جو کچھ (مال و متاع) ہے اس کی طرف رغبت و شوق و محبت کا اظہار نہ کرو (اس کے بدلے) لوگ تم سے محبت کریں گے۔“

خدائی احکامات پر عمل کرنے میں ایک اہم رکاوٹ دنیا کی محبت ہے اسی دنیاوی خواہش و محبت کی وجہ سے انسان اللہ اور اس کے حبیب صلعم کی اطاعت سے غافل ہوکر گناہوں کی دلدل میں پھنستا جارہا ہے۔ پھر اس ساتھ دوسروں کی دولت و منصب کو دیکھ کر حریصانہ و للچائی ہوئی نظروں سے اسی دولت کو حاصل کرنے کی خواہش میں ہر حربہ کو استعمال کرنے کی دوڑ میں شامل ہوکر آخرت سے بھی غافل ہوجاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اللہ کے محبوب و محبّ بننے کے لئے ان دونوں خواہشات کو ترک کرنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ دنیا کی محبت میں ایسا منہمک ہوجانا کہ آخرت اور اللہ کے حضور قیامت میں حاضر ہونا ہی بھول جائے یہ کام نافرمانیوں اور گناہوں کی بنیاد اور جڑ ہے۔

سرور کونین ﷺ کا فرمان ہے حب الدنيا رأس كل خطيئة (شعب الایمان) دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔ (جاری ہے)